امام ابوداؤدؒ اور سنن ابی داؤدؒ

قسط ۳

مولانا ابوبکر حمزہ صاحب استاذ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن

علم و فضل

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو اسلامی دور کے حفاظ میں شمار کیا جاتا ہے۔ علم حدیث، علم فقہ، علم رجال اور وسعت نظر کے اعتبار سے یگانہ شان رکھتے تھے۔ علمائے وقت بھی آپ کے علم و فضل کے معترف تھے۔ اور عزت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ سہل بن عبد اللہ تستری کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ایک دفعہ وہ امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ایک تمنا لے کر آپ کے کاشانۂ مبارک پر حاضر ہوا ہوں اگر پوری کرنے کا وعدہ فرمائیں تو بیان کروں۔ امام صاحب نے حتی الامکان اس کو پورا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ تو وہ کہنے لگا، ذرا اپنی شیریں مقدس زبان باہر نکالیں جس کے ساتھ آپ درس حدیث ارشاد فرماتے ہیں۔ میں بوسہ لینا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زبان باہر نکالی سہل بن عبداللہ تستری نے آپ کی زبان مبارک کو چوم لیا۔ اور نہایت خوش ہوئے[1] امام داؤدؒ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ پر بھی کامل دسترس رکھتے تھے۔ شیخ ابوالحسن شیرازی رحمۃ اللہ نے ان کو طبقات الفقہا میں لکھا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اصحاب میں ان کا نام درج کیا ہے۔ صاحب شذرات نے آپ کو راساً فی الحدیث اور راساً فی الفقہ کا لقب دیا ہے۔[4]

امام صاحب کی فقاہت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ قرآن و سنت کے دائرے سے باہر قدم نہیں رکھتے نہ ہی قرآن و حدیث کی نصوص قطعیہ کے خلاف فقہ و قیاس کے ذریعے لن ترانیوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ بعض فقہا کا طرزِ عمل رہا ہے بلکہ یہاں تو فقہ اس چشمہ صافی کے ساتھ منسلک نظر آتی جہاں سے رشد و ہدایت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔

چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

۱؎ میزان الاعتدال ص۴۳۳ ج ۲ ـ لسان المیزان ص۱۲۱ ۲؎ تہذیب ابن عساکر ص۲۴۶ ـ
۳؎ مختصر منذری ص۸ ج ۱ ـ ایضاً تہذیب التہذیب ص۱۸۲ ج ۴ ـ ۴؎ شذرات الذہب ـ

امام موصوف اہلِ علم کی نظر میں

جیسا کہ اجمالی طور پر گزر چکا ہے کہ جملہ اہلِ علم امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت اور عظمت شان کے قائل تھے۔ یہاں مختصر طور پر چند اقوال ان میں سے پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ ابوبکر خلیل فرماتے ہیں ابو داؤد سلیمان بن اشعث الامام المقدم فی زمانہ رجل لم یسبقہ الی معرفتہ بتقریج السلام[۱]۔

۲۔ احمد بن محمد بن یٰسین العددی یوں فرماتے ہیں۔ سلیمان بن اشعث ابو داؤد السجزی رحمۃ اللہ علیہ کان احد من حفاظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلمہ وعللہ وسندہ فی اعلی درجۃ النسق والعفاف والصلاح والورع وکان من فرسان الحدیث[۲]

ترجمہ:۔ امام ابوداؤد حفاظ حدیث کی جماعت میں سے ایک جید حافظ حدیث تھے۔ وہ علم حدیث عللِ اور اسناد حدیث کے بھی حافظ تھے۔ عبادات و تقویٰ اور اصلاح باطن کے اعتبار سے ان کا مقام بہت بلند ہے اور وہ قافلہ حدیث کے شاہسواروں میں سے ایک تھے

۳۔ ابراہیم بن اسحاق الحربی یوں فرماتے ہیں الین لابی داؤد الحدیث کما الین لداود علیہ السلام الحدیدۃ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ نے امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے لیے حفظ حدیث کو اس قدر آسان کر رکھا تھا جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم و گداز تھا۔

۴۔ موسیٰ بن ہارون الجنائی البغدادی الحافظ فرماتے ہیں۔ خلق ابو داؤد فی الدنیا للحدیث وفی الآخرۃ للجنۃ ما رائیت احدا افضل منہ[۴]

ترجمہ:۔ امام ابوداؤد کو دنیا میں حدیث کی پاسبانی کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور آخرت میں ان کے لیے جنت ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کسی ایسے انسان کو نہیں دیکھا جو ابوداؤد سے بلند شان رکھتا ہو۔

۵۔ ابوعبد اللہ یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ الذین اخرجوا و میزوا الثابت من

---

[۱] تہذیب التہذیب ص۱۷۱ ج ۴۔ [۲] معالم السنن ص۲ ج ۱۔

[۳] البدایہ والنہایہ ص۵۵۔ [۴] تہذیب التہذیب ص۱۷۱

[۳] تہذیب التہذیب ص ج۴

المعلول الخطاء من الصواب اربعة - البخاری والمسلم وبعدہٗ ابو داؤد والنسائی [۲]

ترجمہ:۔ وہ محدثین جنہوں نے ثابت معلول خطاء اور صواب کے درمیان واضح فرق کیا وہ بخاری ومسلم ہیں۔ پھر ان کے بعد ابوداؤد اور امام نسائی رحمہ اللہ ہیں۔

۶۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ بایں الفاظ تحسین کرتے ہیں ابوداؤد امام اہل الحدیث فی عصرہ بلا مدافعة

ترجمہ:۔ ابوداؤد رحمہ اللہ علیہ اپنے زمانے میں بغیر کسی اختلاف کے محدثین کے امام تھے۔

۷۔ ابن ابی حاتم محمد بن حبان فرماتے ہیں کان احد ائمۃ الدنیا فقہا وعلما وذکاء ورعا و اتقانا وجمع وتصنیف وذب عن السنن [۳]

ترجمہ:۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فقہ علم عبادات پرہیز گاری اور ثقاہت کے لحاظ سے دنیا کے اماموں میں سے ایک تھے، جنہوں نے احادیث کو جمع کیا ان کو مرتب کیا اور نبی علیہ السلام کی حدیث سے بھرپور دفاع کیا۔

۸۔ علان بن عبد احمد فرماتے ہیں۔ ابو داؤد کان من فرسان ھذا الشان۔

ترجمہ:۔ کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ میدان علم حدیث کے شاہسواروں میں سے تھے

۹۔ ابن جوزی بایں الفاظ امام صاحب کی علمی جلالت کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کان عالما حافظا عارفا بعلل الحدیث ذاعفۃ و ورع وکان یشبہ باحمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ بہت بڑے عالم حافظ حدیث اور علل الحدیث سے مکمل واقفیت رکھتے تھے۔ وہ بڑے عفت مآب اور متقی آدمی تھے بلکہ وہ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ تصویر تھے۔

۱۰۔ امام ذہبی فرماتے ہیں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنی صورت وسیرت اور عادات کے اعتبار سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مشابہ تھے۔ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام وکیع سے مشابہت رکھتے تھے۔ اور امام وکیع رحمہ اللہ امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی تصویر تھے۔ اور امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ منصور رحمہ اللہ سے ملتے جلتے تھے۔ اور منصور رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم رحمہ اللہ

---

[۱] ایضاً ج ۴ ص ۱۷ [۲] تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۲۲ [۳] المنتظم ص ۹۷۔

کی مانند تھے۔ ابراہیم علقمہ رحمۃ اللہ سے مکمل مشابہت رکھتے تھے علقمہ رحمہ اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، کی طرح تھے۔ اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ، سرورِ کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیرت و عادات کے اعتبار سے ملتے جلتے تھے[1]

۱۱۔ امام محمد بن مخلد بایں الفاظ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

کان ابو داؤد یعنی للمذاکرۃ مائۃ الف حدیث اوقرمہ اھل زمانہ بالحفظ[2]

ترجمہ:۔ کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ مذاکروں میں ایک لاکھ احادیث پیش کرنے پر قدرت رکھتے تھے جس کی بناء پر پورا زمانہ ان کے بے پناہ حافظے کا معترف تھا۔

اقوالِ زرّیں

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے امام ہونے کے ساتھ حکیم الامت بھی تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم جس کی نوکِ زباں پر رواں دواں ہوں لاکھوں احادیث کا بے بہا ذخیرہ جن کی لوحِ دماغ پر منقش ہو بھلا ان کی بات میں حکمت کے گوہر کیوں نہ ہوں وہ جو بات بھی کرتے تھے۔ کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان سے کرتے اور جو وہ کہتے علم و حکمت کے خزانوں سے معمور ہوتا۔ یہاں پر ان کے چند ایک مشہور اقوال بطورِ نمونہ پیش کیے جاتے ہیں[3]۔

۱۔ الشھوۃ المخفیۃ حب الریاسۃ۔	۱۔ حکومت وسلطنت کی تمنا ایک مخفی خواہش ہے۔
۲۔ خیرالکلام مادخل الاذن بلا اذن۔	۲۔ بہتر کلام وہ ہے جو بلا ٹوک کان سے جا ٹکرائے۔
۳ من اقتنع علی لباس دون و مطعم دون اراح جسدہ۔	۳۔ جو انسان معمولی لباس اور قوت مالا یموت پر قانع ہو رہا ہو اس نے اپنے جسم کو ہر قسم کی بیماریوں اور تکالیف سے محفوظ کر لیا۔

اس سے بڑھ کر امام صاحب رحمہ اللہ کی اخلاقی۔ ذہنی اور عقل سلیم پر دلالت کرنے والی چیز خود ان کا اپنا قول ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تصنیف میں چار ہزار آٹھ سو احادیث کو یکجا کیا ہے۔ مگر انسان کی زندگی کے لیے جملہ احادیث میں سے یہ چار حدیثیں چراغِ راہ اور مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۱۔ انما الاعمال بالنیات	اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے
۲۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ	کسی شخص کے حسن اسلام کی نشانی یہ ہے کہ بیکار چیزوں سے احتراز کرتا ہے۔

[1] المنتظم لجوزی ص۹۷ [2] تذکرۃ الحفاظ ص۲۸ [3] تاریخ بغداد ص۵۹ ۔

۳ ۔ لا یکون المومن مومناً حتیٰ یرضیٰ لاخیہ ما یرضاہ لنفسہٖ
اس وقت مومن مکمل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے ۔

۴ ۔ الحلال بین والحرام بیّن و بین ذالک امور مشتبہات ۔
حرام و حلال روز روشن کی طرح واضح ہے ان کے درمیان مشکوک امور ہیں ۔

یہ چار حدثیں راس الحکمت اور علوم و معارف کا انمول خزانہ ہیں ۔ ان کے ہوتے ہوئے انسان ہر قسم کی پند و نصائح سے بے نیاز ہو سکتا ہے ۔

سانحہ ارتحال

۱۵ شوال ۲۷۵ھ بروز جمعۃ المبارک مسلم فضل کا تاجدار حدیث، نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا جانشین تقویٰ و زہد کا پیکر صداقت و عدالت کا مجسمہ فقہ و اجتہاد کا امام جرح و تعدیل کا ماہر سرزمین ترکستان کا نابغۂ روزگار عرب عجم کا لاثانی قائد بے تاج بادشاہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کا نغمہ سرا امام حافظ، محدث ، فقیہ ، مجتہد ، علم و فضل کی ہزار ہا داستانیں اپنے دامن میں لیے ہوئے اس جہانِ فانی سے اقلیم آخرت میں جا پہنچا اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہوا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ماکنت احسب قبل دفنک فی الثریٰ ۔ ان الکواکب فی التراب تغوص ۔ ع

پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی ۔

تصانیف

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی وراثت میں ایسا خزانہ عامرہ اور بے بہا ذخیرہ علم چھوڑا قیامت تک جانشین اس سے فیض یاب ہوتے رہیں گے ۔

۱ ۔ المراسیل

۱۳۱۰ کو قاہرہ سے پہلی دفعہ طبع ہوئی ترک اور مصر کے مکتبوں میں اس کے مخطوطے موجود ہیں[1] ۔

۲ ۔ مسائل امام احمد

یہ کتاب فقہی ترتیب پر مرتب کی گئی ہے ۔ اس میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مسائل پر عرق ریزی کی گئی ہے ۔ یہ کتاب پہلی دفعہ قاہرہ سے شیخ رشید رضا کی تحقیق سے شائع ہوئی اور پھر اس کی فوٹو اسٹیٹ لے کر بیروت میں طبع ہوئی ۔

۳ ۔ الناسخ والمنسوخ

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب ابوبکر احمد بن سلیمان بن النجار نے امام صاحب سے نقل کی ہے امام اسماعیل بغدادی

[1] تاریخ التراث العربی ص ۳۴۸ ۔

نے اس کو ناسخ القرآن ومنسوخہ کے نام سے ذکر کیا ہے[۱]۔

۴ ۔ اجاباتہ عن سوالات ابی عبید محمد بن علی عثمان الاجری | یہ کتاب اسماء رجال کے موضوع پر ہے اور جامع مانع کتاب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب التہذیب میں اس سے استفادہ کیا ہے[۲]۔

۵ ۔ رسالہ فی وصف کتاب السنن | یہ رسالہ مصر اور بیروت سے متعدد بار طبع ہوا مکتبہ ظاہریہ دمشق میں اس کا مخطوطہ موجود ہے[۳]۔

۶ ۔ کتاب الزھد | دنیا میں زاہدانہ اور عابدانہ زندگی گزارنے کے لیے ایک بے نظیر کتاب ہے ۔ قزوین میں اس کا نسخہ موجود ہے[۴]۔

۷ ۔ تسمیۃ الاخوۃ الذین روی عنھم الحدیث | یہ کتاب ان رواۃ کے بارہ میں ہے جنہوں نے حدیث کی امانت کو بحفاظت لوگوں تک پہنچا دیا۔ یہ کتاب آٹھ ورق پر مشتمل ہے ۔ امام صاحب نے اس تصنیف میں علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے استفادہ کیا ہے ۔

۸ ۔ اسئلۃ لاحمد بن حنبل عن الرواۃ والثقات والضعفاء | اس کے بارے میں ناصر الدین البانی فرماتے ہیں کہ یہ کتاب رواۃ کے اسماء اور ان کے شہروں کے نام پر ترتیب دی گئی ہے ۔ نیز اس میں ان کے اوصاف بھی ذکر کیے گئے ہیں ۔ اس کا نسخہ مکتبہ ظاہریہ دمشق میں موجود ہے ۔

۹ ۔ کتاب القدر | حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب التہذیب میں اس کو الرد علی اھل القدر کے نام سے فرماتے ہیں ۔ اسکا راوی ابو عبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب البصری ہے ۔

۱۰ ۔ کتاب البعث والنشور | یہ کتاب نایاب ہے استاد بروکلمان نے ذکر کیا ہے کہ دمشق کے کسی مکتبہ میں موجود ہے[۵]۔

۱۱ ۔ المسائل التی حلف علیھا الامام احمد رحمۃ اللہ علیہ | یہ کتاب بھی نایاب ہے دمشق میں اسکا مخطوط موجود ہے[۶]۔

---

۱ ھدیۃ العارفین ص ۲/۳۹۵ ۲ تاریخ التراث عربی ص ۱/۱۷۲ ۳ ایضاً ۴ فہرست مخطوطات الظاہریۃ ص ۱۶۱ ۵ تاریخ التراث العربی ص ۳۸۸ ۵ ایضاً ۶ تہذیب التہذیب ص ۱/۱۲ ۷ ایضاً ۔

۱۲۔ دلائل النبوۃ | اسماعیل بغدادی نے ہدیۃ العارفین میں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب التہذیب میں اس کا تعارف کروایا ہے[1]

۱۳۔ التفرد فی السنن | ہدیۃ العارفین میں اسماعیل بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تعارف کروایا ہے[2]

۱۴۔ فضائل الانصار | حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب التہذیب کے مقدمہ میں اس کا ذکر کیا ہے[3]

۱۵۔ مسند امام مالک رحمۃ اللہ علیہ | اس کا تعارف بھی تقریب کے مقدمہ میں موجود ہے[4]۔

۱۶۔ اخبار الخوارج | اس کتاب کا تعارف حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب التہذیب کے مقدمہ میں کروایا ہے[5]۔

---

[1] ایضاً ۔ [2] ایضاً ۔ [3] ایضاً ۔ [4] ایضاً ۔ [5] ایضاً ص۱۲۔

بقیہ:۔ احکام الجنائز

۱۲۔ اس زمانے میں عام لوگ بدعتوں کا شکار ہیں اور خاص طور پر جنازے کے بارے میں، ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ وصیت بھی کر دے کہ اس کی تجہیز و تکفین سنت کے مطابق ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ علیھا ملٰئکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون ﴿۶﴾ [1]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے۔ اُسے بجالاتے ہیں۔

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اس دنیا سے اس بات کی وصیت کر کے رخصت ہوتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق کئی روایات موجود ہیں۔ جن کا ہم نے "الاصل" میں تذکرہ کر دیا ہے (باقی آئندہ)

---

[1] سورۃ التحریم آیت ۶